میاں محمد شریف

ایک بے کس کی موت پر !!

"افکارِ شریف" کی دوسری سحر طراز قسط نذر ناظرین کی جاتی ہے۔ اور "ہل من مزید ؟" کہنے والوں کو بشارت دی جاتی ہے کہ یہ سلسلہ انشاء اللہ جاری رہے گا۔

(ایڈیٹر)

مرنے والے یہ بے بسی تیری
ہائے اس درجہ بے کسی تیری

کاش تو کنجِ باغ میں مرتا !
جاں فدائے جہانِ بُو کرتا !

نالہ اُٹھتا زبانِ سوسن سے
چشمِ نرگس سے اشکِ خوں گرتے

دل میں لالہ کے داغ ہو جاتا
غنچہ سرگرمِ کاغ ہو جاتا

نعش پر آبدیدہ گل ہوتے
جیب و داماں دریدہ گل ہوتے

گریہ سامانئ سحر ہوتی !
چاک دامانئ سحر ہوتی !

گر سیہ پوش شامِ غم ہوتی
گریاں شبنمِ سپیدہ دم ہوتی

بُلبُلیں تیری نوحہ خواں ہوتیں
خونِ دل سے گہر فشاں ہوتیں

صحنِ گلشن میں شور و غل ہوتا
شورِ ہنگامۂ قیامت سا !

قمریاں سرو پر صنوبر پر
بامِ شمشاد و فرشِ اِذخر پر !

تیرے ماتم میں نوحہ گر ہوتیں
محوِ زاریِ بچشمِ تر ہوتیں !!

بھنورا ہر سُو ہوا میں اُڑ اُڑ کر
پہن کر ماتمی سیہ چادر

اشکِ حسرت بکھیرتا جاتا !
بَین ماتم میں چھیڑتا کیا کیا !

برگِ گل سے بناتے تیرا کفن
مل کے پڑھتے جنازہ مرغِ چمن
فرشِ گل پر تجھے لٹا دیتے
اور تھپک کر تجھے سلا دیتے
چاندنی چادرِ ضیاء ہوتی
ترے مرقد پہ کیا فضا ہوتی
طائرانِ ہوا اڑا کرتے
تیرے بالیں پہ فاتحہ پڑھتے!
کوئی جگنو چراغ ہو جاتا!
تو جو محوِ فراغ ہو جاتا!!